بہت اچھا آدمی ہو گیا ہے ـــــ اب وہ برے کام نہیں کرے گا ـــــ ہائے کتنا اچھا ہو گیا۔ ہم لوگ بمبئی چلے جائیں گے۔ ماسٹر صاحب! شنکر برا آدمی نہیں ہے۔ وہ تو آپ کے ساتھ رہا ہے ـــــ ہم لوگ بمبئی جا کر رہیں گے۔" اور پھر اس نے دوسرے سانس میں نہ جانے کتنی باتیں کیں۔ شنکر کا خط ہاتھ میں لیتے ہوئے وہ شرمائی بھی، جیسے کسی غیر کے سامنے اس نے اپنے شوہر کا ہاتھ چھو لیا ہو۔ وہ خط لے کر اندر چلی گئی۔

میں نے کھانا کھانے کے بعد اجازت چاہی۔ اس نے دو ایک روز ٹھہرنے کے لئے اصرار کیا ـــــ لیکن میرے لئے ٹھہرنا ممکن نہ تھا۔ میں نے اپنی مجبوری بتائی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ بڑی مشکل سے وقت نکال کر آکولہ آیا تھا۔ چلتے وقت اس نے مجھے روکا اور اٹھ کر اندر گئی۔ اندر سے ایک بڑا لفافہ لائی۔ میرے ہاتھ میں دے دیا۔ میں نے کہا "یہ کیا ہے؟"

کہنے لگی "اپنے گھر جا کر دیکھئے گا۔"

میں نے اس کے سامنے لفافہ کھولا ـــــ اس میں سو سو روپے کی گڈیاں تھیں ـــــ دس ہزار روپے کی۔ مجھے یقین نہ آیا۔ میں جاگ رہا ہوں یا کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔

میں نے کہا "یہ کیا؟"

کہنے لگی "شنکر کا آدیش ہے۔ ہمیں تو اس سے زیادہ دینا چاہیئے تھا۔"

میں گھبرا گیا لیکن پھر میں نے اپنے حواس مجتمع کئے اور کہا "یہ میں نہیں لے سکتا۔"

کہنے لگی "آپ نے اسے پڑھایا۔ اس کی زندگی پلٹ دی ـــــ یہ معمولی بات ہے۔ میں اس کی قیمت کبھی نہیں چکا سکتی۔"

میں نے کہا "میں علم کا سودا نہیں کرتا۔ میں نے تو شنکر کے ساتھ بہت اچھا وقت گزارا ہے بہت اچھا۔ اس کے لئے کیسا معاوضہ؟"

جب اس نے بہت اصرار کیا تو میں نے کہا "ابھی اس کو اپنے پاس رکھو ـــــ جب شنکر آجائے تو اس سے کہنا کہ اس روپے سے کوئی اچھا سا پاٹ شالہ کھلوا دے یا کسی اسکول کو دے دے۔ میں سمجھوں گا کہ مجھے مل گیا۔" اس زمانے میں دس ہزار روپے واقعی بہت ہوتے تھے۔ بڑی مشکل سے اس نے میری بات مانی اور مجھے جانے کی اجازت دی۔